شاہ اکرام حسین سیکری

حضرت پیر سیّد نجم الدّین صاحبؒ گیلانیؒ سے ایک ملاقاتؒ

اخبار "جنگ" کراچی میں یہ افسوس ناک خبر شائع ہوئی ہے کہ
جناب پیر سید نجم الدین الگیلانی ۲۳ اگست ۱۹۷۶ء کو کراچی میں
رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

پیر صاحب مرحوم ، حضرت پیر سید محمد ابراہیم صاحبؒ گیلانی سجادہ نشین دربار حضرت غوث الاعظم جیلانیؒ کے فرزند تھے ، انھوں نے اپنی زندگی کا طویل حصہ کوئٹہ بلوچستان میں بسر کیا تھا۔ ماضی قریب میں چند سال سے مستقل طور پر کراچی میں قیام فرما تھے اور یہاں ہی وصال فرمایا۔

میرے محترم کرم فرما ، محب مکرم جناب حاجی سیّد محمد انور شاہ صاحب جاموٹ (متوطن ٹیاری ، سندھ) حضرت پیر ابراہیم صاحبؒ کے مرید ہیں ، آپ نے بغداد شریف جاکر مزار حضرت غوث الاعظمؒ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جاموٹ صاحب کی عنایت سے پیر صاحب مرحوم سے میری ملاقات ۸ رجنوری ۱۹۷۶ء کو ہوئی - یہ زندگی میں میری پہلی ملاقات تھی جو اُن کی رحلت کے ساتھ آخری بھی ہوگئی -
ہوا یوں کہ پیر صاحب نے جاموٹ صاحب سے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ

بھٹ شاہ میں حضرت شاہ عبداللطیفؒ کے مزار پر حاضر ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں!

جاموٹ صاحب نے ان کو تشریف لانے کی دعوت دے دی اور مجھے فون پر بتلایا کہ پیر صاحب تشریف لا رہے ہیں، آپ کی ان سے ملاقات ہوگی۔ انھی کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ پیر صاحب سے اکثر ملاقاتوں میں آپ کا ذکر ہوتا رہا ہے، وہ بھی آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔

میں بھی عرصہ سے بہت سے لوگوں سے ان کا ذکر سن رہا تھا اور ملاقات کا مشتاق تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ جاموٹ صاحب کی عنایت سے یہ تمنا پوری ہوگئی۔ ۸ر جنوری کو صبح کے وقت وہ تقریباً دس بجے حیدر آباد تشریف لائے اور سیدھے جاموٹ ہاؤس (واقع لطیف آباد) پہنچے۔ جاموٹ صاحب کے پاس مجھ سمیت بہت سے لوگ ان کی زیارت کے لیے جمع تھے، چونکہ ان کو مقررہ وقت پر تشریف لانے میں دیر ہوگئی تھی، اس لیے تشویش تھی کہ دیر کیوں ہوگئی ہے، اچانک موٹر کا ہارن بجا، معلوم ہوا کہ پیر صاحب آگئے ہیں۔

جاموٹ صاحب نے صدر گیٹ پر جاکر ان کا استقبال کیا۔ سردی کا موسم تھا، انھوں نے (پیر صاحب نے) بادامی رنگ کا اونی لبادہ پہن رکھا تھا۔ سرخ و سفید رنگ، بھاری بھرکم جسم، سر پر انگریزی بال، ڈاڑھی صاف، دیسی لباس، چشمہ بھی لگاتے ہیں، عربی، انگریزی اور اردو اچھی طرح بولتے ہیں، ملاقات کے کمرے میں تشریف لائے، سب سے محبت کے ساتھ ملے اور ایک کرسی پر رونق افروز ہوگئے۔

جاموٹ صاحب نے ازراہِ کرم ان کے برابر والی کرسی میرے بیٹھنے کے لیے مخصوص کردی تھی۔ جیسے ہی وہ بیٹھے، پہلے میرا تعارف کرایا گیا، پھر دوسرے حاضرین کا تعارف ہوا، اس کے بعد چائے اور بسکٹ کا دور چلا۔ جناب قاری عبیدالرحمٰن صاحب مدنی بھی موجود تھے، انھوں نے قرآن پاک کا ایک رکوع پڑھ کر سنایا، بہت خوش ہوئے۔ پیر صاحب نے حافظہ اچھا پایا تھا، دورانِ گفتگو آیاتِ قرآنی کا بار بار حوالہ دیتے اور اردو میں ترجمہ کرتے جاتے تھے۔ اکثر احادیث انھیں ازبر تھیں، خوش طبع، ہنس مکھ اور دلچسپ

شخصیت کے مالک تھے۔

اس مختصر قیام کی مدت میں جناب امیر علی شاہ صاحب جاموٹ سے اس وقت کے سیاسی حالات پر گفتگو ہوئی۔ اس دوران حزب اختلاف کا بھی ذکر آیا۔

تقریباً ایک گھنٹہ تک یہاں قیام کیا پھر حضرت عبدالوہاب قادریؒ کے مزار پر حاضری دینے کے لیے روانہ ہوئے۔ میں، جاموٹ صاحب اور پیر صاحب ایک موٹر میں تھے۔ جناب سید غلام قادر صاحب جاموٹ ڈرائیونگ کر رہے تھے۔ دوسری موٹر میں دوسرے ساتھی روانہ ہوئے۔ موٹروں کا یہ قافلہ اسی راستے سے مزار پر پہنچا تھا، جس طرف شیعہ حضرات کے مذہبی ادارے ہیں اور وہاں قدم شریف (نشان پائے مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ) کا قبہ بھی ہے۔ قدم شریف کے قبہ کے صحن میں بہت سے لوگ کھڑے تھے اور ہم سب کو دیکھ رہے تھے۔ اس مقام کے صدر دروازے پر چند اشتہارات لگے ہوئے تھے جو شیعہ حضرات نے اپنے مذہبی عقائد کے نقطہ نگاہ سے طبع کرائے تھے۔ پیر صاحب نے ذرا رک کر چند اشتہارات پر نظر ڈالی، میرا خیال تھا کہ وہ غالباً مقام قدم پر جائیں گے، مگر انھوں نے اپنا رخ مزار حضرت عبدالوہاب صاحب کی جانب کیا اور چل پڑے اور وہاں پہنچ کر فاتحہ پڑھی، پھر سرہانے لگے ہوئے شجرہ نسب کو دیکھا اور راقم سے کہا یہ تو غلط ہے، میں نے کہا میری بھی یہی رائے ہے۔ یہاں سے روانہ ہوئے تو بھٹ شاہ کی طرف چل پڑے۔ دوران سفر پیر صاحب آغا خانیوں کی مختصر تاریخ اور اپنے ذاتی خیالات کا اظہار فرماتے رہے۔ سندھ کے موجودہ پیروں کے لیے بھی انھوں نے اظہار خیال کیا جو مناسب نہیں تھا۔ بہرحال ان کی رائے ہے۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے دن کو بھٹ شاہ پہنچے۔ میں کافی عرصے کے بعد یہاں دوسری بار آیا۔ میں نے دیکھا کہ مزار شریف کے قریب بہت سے نئے مکانات تعمیر ہوئے ہیں بلکہ ایک نو تعمیر کالونی زمین پر ابھر آئی ہے۔ جاموٹ

صاحب نے فرمایا، مزار شریف کے اردگرد کی آبادی کو جس کی وجہ سے مزار شریف آبادی میں گھر گیا تھا حکومت کی طرف سے اٹھاکر یہاں کالونی میں منتقل کردیا جائے گا اور خالی کردہ مکانات کو گراکر مزار شریف کے رقبہ کو وسعت دی جائے گی۔ موجودہ حکومت کا یہ اقدام بہت شاندار اور قابل تعریف ہے۔ مزار شریف پر پہنچ کر جیسے ہی پہلے دروازے پر پہنچے تو میں نے دیکھا کہ پتھر کا ایک کتبہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے:۔

"مزار شاہ عبداللطیف بھٹائی علیہ السلام"

میں نے کہا، شاہ صاحب کے اسم گرامی کے ساتھ "علیہ السلام" لکھنا مناسب نہیں ہے، یہ لفظ صرف انبیاء علیہم السلام کے لیے مخصوص ہے۔ پیر صاحب نے کہا، نہیں ٹھیک ہے، حضرت غوث الاعظم نے فرمایا ہے کہ ان بزرگوں کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہو سکتا ہے اور ان پر درود بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ میں نے بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا، یہ ان کی اپنی رائے ہے جہاں تک مجھے علم ہے حضرت غوث الاعظمؒ کا ایسا کوئی قول نہیں ہے، میرے نزدیک ایسا کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔ پھر ہم سب نے مزار شریف پر فاتحہ پڑھی، یہاں سے مسجد میں پہنچے جو بہت نفیس ہے اور مغلیہ طرز تعمیر کا عمدہ نمونہ ہے، پیر صاحب نے کہا، میں یہاں دوگانہ پڑھوں گا۔ اس وقت دن کا ایک بجا تھا، میں نے بھی وضو کیا اور دوگانہ پڑھا پیر صاحب نے دو رکعت کے بجائے پوری ظہر کی نماز پڑھ ڈالی، چونکہ سفر میں تھے، نماز قصر پڑھنی چاہیے تھی مگر انھوں نے پوری نماز ادا کی۔ ہم لوگ انتظار کرتے رہے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد روانہ ہوکر جندل گوٹھ پہنچے۔ میں نے نماز ظہر ادا کی پھر ہم سب نے کھانا کھایا، اس کے بعد دیر تک پیر صاحب کے ساتھ بیٹھے رہے، وہ مختلف موضوعات پر حاضرین سے گفتگو کرتے رہے، دوران گفتگو بہت سے اپنے مشاہیر احباب کا ذکر بھی کرتے رہے۔

۴ بجے واپسی ہوئی۔ میں بھی اسی کار سے روانہ ہوگیا۔ میں نے اثنائے راہ میں ان سے سوال کیا کہ حضرت پیر سید عبدالقادر صاحب مرحوم (سابق سفیر عراق) کی نسبت کیا خیال ہے۔ انھوں نے جن خیالات کا اظہار فرمایا اس سے اندازہ ہوا کہ وہ کوئی بہتر رائے

نہیں رکھتے ہیں۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو ہم لوگ صدر (حیدرآباد) میں جاموٹ صاحب کے مکان پر پہنچے، یہاں میں نے ان سے اجازت لی، سلام کیا اور دوسری کار میں بیٹھ کر دواخانے پہنچ گیا۔

یہ تھی پیر صاحب سے میری ملاقات کی مختصر داستان۔

میں نے ان کی وفات کی خبر پڑھ کر مندرجۂ ذیل مادہ ہائے تاریخ نکالے تھے، یہ بھی اس مضمون کے آخر میں لکھ رہا ہوں تاکہ محفوظ ہوجائیں :-

(۱) سالِ وفات شعلۂ جلوۂ پیکر پیر سید محمد نجم الدین الگیلانی

۱۹۷۷ء

(۲) سالِ وفات پیر سید محمد نجم الدین صاحب گیلانی

۱۳۹۷ھ

شاہ ولی اللہؒ کی تعلیم (اُردو)

از

پروفیسر غلام حسین جلبانی

پروفیسر جلبانی ایم اے، سابق صدر شعبۂ عربی سندھ یونیورسٹی کے برسوں کے مطالعہ و تحقیق کا حاصل یہ کتاب ہے، اس میں مصنف نے حضرت شاہ ولی اللہؒ کی پوری تعلیم کا احصاء کیا ہے اور اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں۔ پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا تھا، قدردان پڑھنے والوں کے اصرار پر دوسرا ایڈیشن شائع کردیا گیا ہے، معیارِ طباعت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

قیمت دس روپے

ملنے کا پتہ

شاہ ولی اللہ اکیڈمی، صدر، حیدرآباد سندھ